جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ: محمد جہانگیر

مسلمانوں کا اسلام کی طرف رجوع باعث اطمینان بات ہے۔
اصلاح احوال کے لیے اخلاقی تعلیمات کا عام کرنے کی ضرورت ہے۔
جامعہ سلفیہ میں علماء کے اجتماع سے حافظ مسعود عالم کا خطاب

حج وحدت امت کا عظیم الشان مظہر ہے۔ جس میں اکناف عالم سے ہر رنگ ونسل کے لوگ جوق در جوق شریک ہوتے ہیں۔ مختلف زبانوں کو سننے اور ثقافت کو دیکھنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ عالمی معاشی، اقتصادی، سیاسی حالات سے بخوبی اگاہی ہوتی ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ ایسے روح پرور مناظر کہ جس میں نہ تو فرقہ واریت کی بو ہوتی ہے اور نہ ہی امیر غریب کی پہچان۔ ایک ہی صف میں محمود وایاز کھڑے نظرے آتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پرنسپل جامعہ سلفیہ چودھری یٰسین ظفر نے علماء کے اجتماع سے افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے ان علماء کو مبارک باد پیش کی۔ جو اس سال حج کی سعادت حاصل کر کے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حج کے معاشی اور معاشرتی فوائد پر بھی غور وفکر کی ضرورت ہے۔ تا کہ امت مسلمہ اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔

اس موقعہ پر شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم نے کہا کہ سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ کہ اس کے فضل وکرم سے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور اس کے ساتھ خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کے لیے دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے دنیا بھر کے ممتاز علماء کی مہمان نوازی کی۔ اور لاجواب انتظامات کیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال حج کے موقعہ پر یہ بات شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کی مسلمانوں کا اسلام کی طرف رجوع بڑھ گیا ہے۔ اور پہلے سے زیادہ تعداد میں لوگ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے آتے ہیں۔ ان کی شکل وصورت اور معاشرتی طرز عمل سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلام کی پناہ میں اطمینان سکون محسوس کرتے ہیں۔ اور عملی اعتبار سے اسلامی تعلیات سے وابستہ ہیں۔ خصوصا نوجوانوں میں یہ اقبال زیادہ دیکھنے میں آیا۔ جو کہ باعث اطمینان وراحت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر چہ دنیا میں اسلام کے خلاف بہت سی تحریکیں اور کوششیں جاری ہیں۔ لیکن یہ "اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے" کے مصداق پہلے سے زیادہ لوگ

اسلام کی طرف راغب ہوئے ہیں۔

انہوں نے علماء پر زور دیا کہ اس موقعہ پر بھر فائدہ اٹھائیں۔ اسلام کی طرف مسلمانوں کی رغبت کو غنیمت سمجھتے ہوئے انہیں اسلامی اخلاقیات کی تعلیم دیں۔ اصلاح احوال کے لیے آج سب سے زیادہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ان میں اسلامی قدریں پیدا کی جائیں۔ جو اسلام کا خاصہ ہیں۔ سچائی، صداقت، امانت، دیانت، عدالت جیسے اوصاف حمیدہ ان کے کردار میں داخل کیے جائیں۔ اس کے بغیر اسلامی معاشرہ کی تشکیل ممکن نہیں۔ آج لوگ قرآن حکیم کی ابدی تعلیمات سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں کے کردار کو دیکھتے ہیں۔ تو بہت مایوس ہوتے ہیں۔ لہذا اگر ہم سب سے عہد کر لیں۔ کہ آئندہ اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔ اور معاشرہ کا ہر فرد چلتا پھرتا مسلمان نظر آئے گا۔ تو دنیا کی کیفیت بدل جائے گی۔ اور پہلے سے زیادہ اسلام کی قبولیت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

انہوں نے سعودی حکومت کی حجاج کرام کے لیے خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ حجاج کرام کے لیے قدم قدم پر سہولتیں میسر ہیں۔ خصوصاً ایام حج میں منی، عرفات اور مزدلفہ میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ انہوں نے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ اور ولی عہد امیر نائف کے لیے خصوصی دعا کی۔

سعودی عرب کے ولی عہد امیر سلطان کی انسانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔
پرنسپل جامعہ سلفیہ چودھری محمد یٰسین ظفر کا تعزیتی اجلاس سے خطاب

سعودی عرب کے ولی عہد امیر سلطان کی انسانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی وفات سے دنیا ایک اچھے انسان اور محسن سے محروم ہوئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ سلفیہ میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے علماء نے کیا۔ شہزادہ سلطان نے ایک طویل عرصہ سعودی عوام کے ساتھ پوری انسانی برادری کے لیے بہترین خدمات سرانجام دیں ہیں۔ آپ بڑے مدبر، معاملہ فہم اور بیدار مغز رہنما تھے۔ عالمی حالات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے۔ بڑی فکر انگیز گفتگو فرماتے۔ بڑی حکمت اور بصیرت کے ساتھ معاملات کو سلجھاتے تھے۔ آپ کی معتدل پالیسوں اور مدبرانہ فیصلوں نے تمام طبقوں کو قریب آنے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ پوری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات پر انتہائی مثبت ردعمل کا اظہار فرماتے تھے۔ اجلاس سے پرنسپل جامعہ چودھری یٰسین ظفر، مرکزی رہنما مولانا محمد یوسف انور، رئیس الجامعہ حاجی بشیر احمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہزادہ سلطان بہت رحم دل اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ پاکستان کے ساتھ ان کی دلی وابستگی غیر مشروط تھی۔ ہر آفت اور آزمائش میں وہ دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر صرف انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتے تھے۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی رحلت سے دنیا ایک

مدبر، مہربان اور اچھے رہنما سے محروم ہوگئی ہے۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے ان کی رحلت پر خادم الحرمین شاہ عبداللہ سے اظہار تعزیت کی گئی۔ اور مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا ہوئی۔

مولانا معین الدین لکھوی کی علمی زندگی اسلام کا بہترین نمونہ تھی۔
جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے علماء کا خطاب

ممتاز عالم دین معروف سیاست دان اور عظیم دانشور مولانا معین الدین لکھوی کی رحلت سے تمام مسلمان ایک بہترین رہنما اور سرپرست سے محروم ہوئے ہیں۔ ان کی زندگی اشاعت اسلام کے لیے وقف تھی۔ انہوں نے دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تدریس کے ذریعے اسلام کی خدمت کی۔ اور جامعہ محمدیہ کے نام سے ایک مثالی تعلیمی ادارہ تشکیل دیا۔ ان خیالات کا اظہار پرنسپل جامعہ چودھری یٰسین ظفر نے کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی نے کہا کہ مولانا مرحوم بہت نیک صالح اور زندہ دل عالم دین تھے۔ ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ ان کا روحانی فیض ہر خاص و عام کے لیے تھا۔ حافظ مسعود عالم نے کہا کہ مولانا مرحوم اسلامی سیاست کے بہترین نمونہ تھے۔ انہوں نے ہمیشہ حق بات کہی۔ اور پاکیزگی اور طہارت کا درس دیا۔ آخر میں ان کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ سفر آخرت کے راہی

طویل علالت کے بعد یکم جنوری 2012ء کی رات انتقال فرما گئیں اناللہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ بڑی صابرہ، شاکرہ اور صالحہ خاتون تھیں تقریباً دس ماہ قبل ان پر فالج کا حملہ ہوا انہوں نے اس صبر آزماء بیماری میں صبر و شکر کی ایک مثال قائم کی آخری دنوں میں مرحومہ کو اپنے اکلوتے بیٹے قاری محمد اسماعیل اسد کی وفات کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا جو کہ صرف اکیس دن قبل 10 دسمبر کو اس دارفانی سے رحلت فرما گئے تھے مرحومہ کی نماز جنازہ یکم جنوری بعد نماز ظہر حافظ آباد میں ان کے داماد علامہ حکیم محمد ابراہیم طارق نے بڑی رقت سے پڑھائی اور انہیں ان کے خاوند اور بیٹے کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا

ادارہ جامعہ سلفیہ مرحومہ کے داماد علامہ حکیم محمد ابراہیم طارق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل صفدر آباد، علامہ طارق محمود یزدانی امیر ضلع گجرات اور مرحومہ کے نواسے الشیخ محمد انس مدیر کلیہ دارالقرآن و دیگر پسماندگان سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے (آمین)